خاتم النبیین لا نبی بعدی

محمود مصلح موعود

فاتح قادیان

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصلح موعود

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اپنی صداقت پر اپنی پیشگوئیوں کو دلیل ٹھہرایا۔ کتاب شہادت القرآن میں لکھا کہ میری تین پیشگوئیاں اس وقت شائع شدہ ہیں جو تین قوموں کے متعلق ہیں۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظر از جانب مسیحیاں کی موت کے متعلق پیشگوئی عیسائی قوم کے متعلق ہے۔ مسماۃ محمدی بیگم ساکنہ پٹی کے نکاح کی پیشگوئی مسلمان قوم کے متعلق ہے۔ پنڈت لیکھرام آریہ کی موت کی پیشگوئی ہندو قوم کے متعلق ہے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں یکے بعد دیگر غلط ثابت ہوئیں۔ ان سب پر طویل بحث ہمارے رسالہ ''الہامات مرزا'' میں ملاحظہ ہو۔ بالخصوص لیکھرام والی پیشگوئی کے متعلق ہمارا رسالہ ''لیکھرام اور مرزا'' قابل دید ہے۔ ان تینوں پیشگوئیوں کے بعد کئی ایک پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں مگر مرزا قادیانی اور اَتباع مرزا ان کے جواب میں کچھ نہ کچھ کہتے رہے۔ آخر خدا کی حکمت نے مرزا صاحب سے وہ اعلان شائع کروا دیا جس کا عنوان ہے ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ جو میری تکذیب اور تردید کرتا ہے۔ ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔ اس اشتہار پر تاریخ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے۔ خدا کی شان اس کے بعد ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب فوت ہو کر اس اشتہار کی تصدیق کر گئے۔ باوجود اس بیّن فیصلہ کے اَتباع مرزا نے اپنی ضد کو نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس مضمون پر مجھے مناظرہ کا چیلنج دیا اور درصورت میری فتحیابی کے تین سو روپیہ انعام رکھا۔ دو منصف فریقین کے اور درصورت اختلاف ایک ان کا سرپنچ غیر مسلم مقرر ہوا۔ مباحثہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ قرار پایا۔ دو منصفوں میں اختلاف رائے کی وجہ سے سرپنچ کے فیصلہ سے تین سو روپیہ میں نے حاصل کیا۔ اس مباحثے اور فیصلے کی روئیداد بصورت رسالہ موسوم بہ ''فاتح قادیان'' مل سکتی ہے۔ اس کے علاوہ آخری فیصلے پر

مفصل بحث ایک اور رسالے میں بھی شائع ہوئی ہے۔جس کا نام ہے"فیصلہ مرزا"۔ یہ رسالہ عربی واُردو کے علاوہ انگریزی میں بھی شائع ہو چکا ہے۔اس پر بھی اَتباع مرزا نے سکوت نہ کیا بلکہ کچھ نہ کچھ کہتے گئے۔اس لئے خدائی غیرت نے خاص طریق سے اُن پر حجت قائم کرنے کو خلیفہ قادیان ہی کو ذریعہ بنایا۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا جو ایسے ایسے کام کرے گا۔ہمیں کیا ضرورت تھی کہ ہم اس پر بحث کرتے۔ جب ہم اصل کو نہیں مانتے تو فرع کو کیسے مانیں؟ خدا کی حکمت نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس میں دخل دیں۔میاں محمود خلیفہ قادیان کو خیال ہوا کہ اس پیشگوئی کے ماتحت مصلح موعود میں ہوں۔اس دعوے کو انہوں نے اتنا اہم سمجھا کہ سب سے پہلے ہوشیار پور میں بتاریخ ۲۰رفروری ۱۹۴۴ء کو جلسہ کیا۔جس میں دور دراز سے مریدوں کو بلا کر یہ مژدہ سنایا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ حضرت صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود میں ہوں۔ پھر اسی غرض کے لیے لاہور میں بتاریخ ۱۲رمارچ ۱۹۴۴ء جلسہ کیا گیا۔ پھر جو مزید شوق غالب ہوا تو بتاریخ ۱۶راپریل ۱۹۴۴ء دہلی میں جلسہ رچایا۔ہم سنتے تھے کہ امرتسر میں بھی اس قسم کا جلسہ ہوگا۔مگر دہلی میں کچھ ایسے ناموافق واقعات پیش آئے کہ خلیفہ جی کو امرتسر وغیرہ بلاد میں جلسہ کرنیکا حوصلہ نہ ہوا۔اُدھر لاہوری پارٹی نے سر اٹھایا اور دھیمے دھیمے خلیفہ قادیان کے اس دعویٰ کی مخالفت شروع کی۔ اِدھر ہم نے بھی اس پیشگوئی پر اعتراضات شروع کئے۔مگر ہماری اور لاہوری پارٹی مرزائیہ کی بحث کی نوعیت الگ الگ ہے۔وہ تو صرف اس امر کی تردید کرتے ہیں کہ میاں محمود مصلح موعود نہیں ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ سرے سے بڑے میاں کی پیشگوئی غلط ہے۔اس مضمون کو ہم نے اخبار اہلحدیث ۱۱فروری ۱۹۴۴ء سے لے کر ۲۵راگست ۱۹۴۴ء میں بارہا لکھا۔جس میں تقاضا کرتے رہے کہ مصلح موعود کا پتہ بتایئے مگر نہ قادیانیوں نے پتہ بتایا اور نہ لاہوریوں نے۔ پھر بھی ہم خاموش ہو جاتے اور کہتے کہ ان دونوں جماعتوں کا آپس کا جھگڑا ہے۔ ع

محتسب را درونِ خانہ چہ کار

مگر میاں محمود خلیفہ قادیان نے اس پیشگوئی کو غیر احمدیوں یعنی عام مسلمانوں کے متعلق قرار دیا ہے۔چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

"جہاں تک اس کے نام مصلح موعود کا تعلق ہے وہ غیر احمدیوں کے لئے ہے"

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۳)

اسی لئے ہم نے توجہ کی ہے کہ ہم اس پر تنقید کریں۔ چنانچہ آج اسی نیت سے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔ ہمارے خیال میں قادیانی قلعہ کو مسمار کرنے کے لئے دو مضمون کافی ہیں۔ ایک آخری فیصلہ۔ دوسرا مصلح موعود کی پیشگوئی۔ آخری فیصلہ کے متعلق ہماری طرف سے کافی اشاعت ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی انشاء اللہ۔

چونکہ مصلح موعود کی پیشگوئی کو عام مسلمانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ اس لیے ہم اس تعلق کو اچھی طرح نباہنے کے لئے مفصل حالات مع حوالہ جات لکھتے ہیں:

غالب! ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

افوض امری الی اللہ . ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
ملقب بہ فاتح قادیان

☆

مصلح موعود

جناب مرزا قادیانی نے بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں جو سب کی سب اپنے وقت پر غلط ثابت ہوئیں۔ جس پر ایک محقق کو یہ کہنے کا موقع ہے۔

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

اس کی تفصیل مع ثبوت ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔ انہی پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی مصلح موعود کی بھی ہے جو اپنے چوتھے فرزند کے متعلق کی ہوئی ہے جو سراسر غلط ثابت ہوئی ہے۔ مگر ان کے بیٹے میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاوارث مال کی طرح اس کو اپنے حق میں لے کر مشہور کیا ہے کہ یہ پیشگوئی میرے متعلق ہے۔ اس لئے اس میں ایک اور پیچیدگی پیدا ہوگئی۔ اس کی تفصیل بتانے کے لئے ہم یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ سب سے پہلے وہ حوالہ نقل کرتے ہیں جو سب کے پیچھے کا لکھا ہوا ہے۔ مگر چونکہ اس میں پہلے حوالجات کا ذکر ملتا ہے

اس لئے ان کو اس کے بعد ایک ایک کر کے دکھائیں گے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

"میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی اور پھر انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۳ میں بتاریخ ۱۴ رتمبر ۱۸۹۶ء یہ پیشگوئی کی گئی اور رسالہ انجام آتھم بماہ ستمبر ۱۸۹۶ء بخوبی ملک میں شائع ہو گیا اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں اس شرط کے ساتھ کی گئی کہ عبدالحق غزنوی جو امرتسر میں مولوی عبدالجبار غزنوی کی جماعت میں رہتا ہے نہیں مرے گا جب تک یہ چوتھا بیٹا پیدا نہ ہو لے اور اس صفحہ ۵۸ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر عبدالحق غزنوی ہماری مخالفت میں حق پر ہے اور جناب الٰہی میں قبولیت رکھتا ہے تو اس پیشگوئی کو دعا کر کے ٹال دے۔ اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں کی گئی۔ سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ رجون ۱۸۹۶ء میں جو بمطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اصل غرض اس رسالہ کی تالیف سے یہی ہے کہ تا وہ عظیم الشان پیشگوئی جس کا وعدہ چار مرتبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا تھا اس کی ملک میں اشاعت کی جائے کیونکہ یہ انسان کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ یہ منصوبے سوچے کہ اول تو مشترک طور پر چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کرے جیسا کہ اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی اور پھر ہر ایک لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کرتا جائے اور اس کے مطابق لڑکے پیدا ہوتے جائیں۔ یہاں تک کہ چار کا عدد جو پہلی پیشگوئیوں میں قرار دیا تھا وہ پورا ہو جائے۔ حالانکہ یہ پیشگوئی اس کی طرف سے ہو کہ جو محض افتراء سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کا مامور قرار دیتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کی ایسی مسلسل طور پر[1] مدد کرتا جائے کہ ۱۸۸۶ء سے لغایت ۱۸۹۹ء چودہ سال تک برابر وہ مدد جاری رہے۔ کیا کبھی مفتری کی تائید خدا نے ایسی کی یا صفحۂ دنیا میں اس کی کوئی نظیر بھی ہے......؟ سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہو گیا۔" (تریاق القلوب ص ۴۳، خزائن ج ۱۵ ص ۲۲۱ تا ۲۲۳)

---

[1] مرزا صاحب کی اس جرأت کو ملاحظہ کیجئے اور خدائی حکمت کو بھی دیکھئے کہ اسی لڑکے کو جس کا نام مصلح موعود رکھا گیا ہے نابالغی ہی میں خدا نے اٹھا لیا۔ جس پر یہ شعر صادق آیا۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

منقد :۔ اس عبارت میں مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کا نام لیا ہے اور اس اشتہار میں جو پیشگوئی درج ہے اس میں اپنے چوتھے بیٹے مبارک احمد کا نام لیا ہے اس لئے ہم پہلے اس پیشگوئی کے الفاظ نقل کرتے ہیں:

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔''

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۵۹، ۶۰۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۱)

منقد :۔ ناظرین کرام! اس حوالہ میں پسر موعود کے متعلق جو اوصاف لکھے ہیں اُن کو ملحوظ رکھئے اور ایک واقعہ دلفگار سنئے کہ مرزا صاحب نے اپنی الہامی فراست سے اس لڑکے کا ان اوصاف سے موصوف ہونا ایسا یقین کرلیا کہ چھ سات سال کی عمر میں اس کا نکاح بھی کر دیا جونہی نکاح ہوا بالہام الٰہی یا کسی مخالف کے بتانے سے حضرت عزرائیل کو خبر ہوگئی وہ فوراً آ پہنچے۔ اِدھر مسیح قادیان اپنے الہام کو پورا کرنے کے لئے دست بدعاء تھے اُدھر عزرائیل لڑکے کو لے جانے کے لئے مُصر تھے۔ اس وقت کا نقشہ کسی شاعر نے کیا ہی اچھے الفاظ میں دکھایا ہے۔

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جاں لے کے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

آخر عزرائیل غالب آیا اور بفرمان خداوندی اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ مصلح موعود کو بعزت واحترام ۱۹۰۷ء میں بعمر آٹھ سال اٹھا کر لے گیا۔

(اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۲۶۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۵)

مصلح موعود کی پیشگوئی تو یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس پسر موعود کی بابت بڑے بڑے دعوے کئے تھے نور اللہ ہوگا' اسیروں کو رہائی دلائے گا' گویا خدا آسمان سے اتر آئے گا وغیرہ وغیرہ۔ وہ مرزا صاحب اور اَتباع مرزا کو نابالغی ہی میں داغ مفارقت دے گیا۔ مگر مریدانِ باصفا کو

شاباش ہے کہ ان کے شیشۂ اعتقاد پر کسی قسم کا مَیل نہیں آیا اور وہ یہی کہتے رہے:

پیرِ ما خس است و اعتقاد ما بس است

ایسے مریدوں کے حق میں کسی شاعر نے کیا ٹھیک کہا ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

بجائے اس کے کہ اتباع مرزا اس پیشگوئی کو غلط کہہ کر مرزا صاحب سے ہمیشہ کے لئے تعلق قطع کر لیتے انہوں نے اس طرفہ پر اور طرہ لگایا کہ مرزا صاحب کے پسر اول میاں محمود احمد کو مصلح موعود مان لیا۔ حالانکہ مرزا صاحب (صاحبِ الہام) اس کے مصلح موعود ہونے کی نفی کر چکے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴، ۱۵۔ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۹)

تفصیل اس کی یہ ہے کہ میاں محمود خلیفہ قادیان نے دعویٰ کیا کہ وہ مصلح موعود میں ہوں اس دعوے کو عجیب طریقے سے شہرت دی۔ لہٰذا ہم نے اخبار ''اہلحدیث'' میں تعاقب کرنے کو کئی بار مضمون لکھا۔ سوال پر سوال کئے کہ آپ کی بابت تو مرزا صاحب نے مصلح موعود ہونے کی نفی کی ہوئی تھی آپ کیسے مصلح موعود بنتے ہیں۔ جس عبارت میں نفی کی ہے وہ یہ ہے اور اس کتاب کا مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں حوالہ بھی دیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

''پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اُس وقت اِن تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں (محمود۔ بشیر۔ شریف) نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴، ۱۵۔ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۸، ۲۹۹)

ناظرین کرام! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ میاں محمود مصلح موعود کا مصداق نہیں۔ ہے کیونکہ وہ پہلا لڑکا اور مصلح موعود چوتھا لڑکا تھا۔ جو ان تینوں کے بعد پیدا ہونے والا تھا۔ چنانچہ اس لڑکے کی بابت مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم میں یہ الفاظ لکھے ہیں:

فتحرک فی صلبی روح الرابع. بعالم المکاشفة فنادی اخوانه وقال بینی وبینکم میعاد یوم من الحضرة فاظن انه اشاره الی السنة الکاملة.

''وہ پسر موعود (ماں کے رحم میں آنے سے پہلے) میری صلب میں متحرک ہوا اور

اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا میرے تمہارے درمیان ایک دن کا فاصلہ ہے یعنی ایک سال کا میں جلد آ جاؤں گا۔" (انجام آتھم ص ۱۸۳۔ خزائن ج۱۱ ص ۱۸۳)

یہی موعود لڑکا بقول مرزا صاحب دو دفعہ ماں کے پیٹ میں بھی بولا۔ اور بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کا فاصلہ ہے۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس [1] تھے۔ (تریاق القلوب ص ۴۱۔ خزائن ج۱۵ ص ۲۱۷)

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں لڑکا بولا ایک روز کی میعاد ہے اور پیدا ہوا ۱۸۹۹ء میں۔ (حوالہ ایضاً)

ناظرین! اس جنین کی صداقت کلامی بھی قابل غور ہے۔ سچ ہے ابن **الفقیه نصف الفقیه**

<u>ناظرین!</u> خدا تعالیٰ جو خیر الماکرین ہے۔ مرزا صاحب کے ساتھ اس کے پُر اسرار تعلقات کچھ ایسے ہیں جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب کی تکذیب کرانے کو خدا تعالیٰ ان کے دل میں ایسی باتیں ڈال دیتا ہے وہ تو ان کا الہام رکھتے ہیں مگر دراصل ان کی بدنامی کا باعث ہوتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید یہ سب کچھ اس آیت کے ماتحت ہوتا ہے۔ **و لا یحیق المکر السیئ الا باھله.**

دیکھئے مرزا صاحب پسر موعود کی ولادت کے متعلق کتنی تعلّی دکھاتے ہیں۔ صوفی عبدالحق غزنوی کو (جنہوں نے مئی ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ کیا تھا) متنبہ کرنے کو لکھتے ہیں کہ "صوفی عبدالحق غزنوی نہیں مرے گا جب تک یہ چوتھا لڑکا نہ ہولے" اور یہاں تک لکھا کہ اس رسالہ کی تالیف کی وجہ ہی یہی ہے کہ وہ عظیم الشان پیشگوئی جس کا وعدہ چار مرتبہ خدا کی طرف سے ہو چکا تھا ملک میں اشاعت کی جاوے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ر جون ۱۸۹۹ء کو پورا کر دیا۔

<u>ناظرین!</u> یہ وہی مبارک احمد ہے جس کی بابت ہم لکھ چکے ہیں کہ نابالغی میں فوت ہو کر ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا تھا۔ جس پر مرزا صاحب کے حق میں یہ شعر صادق آیا۔

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

مختصر یہ ہے کہ اس پیشگوئی کی ابتدا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ہوتی ہے۔ اس کے الفاظ صفحات گذشتہ رسالہ ہٰذا پر ایک دفعہ پھر ملاحظہ کر کے ذہن میں رکھیں۔ اور ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴ کو

---

[1] رسالہ انجام آتھم ص ۱۸۳۔ خزائن ج۱۱ ص ۱۸۳ پر ایک دن سے مراد ایک سال بتا چکے ہیں۔ (مئقد)

بھی ساتھ ملائیں اور مبارک احمد کے متعلق بھی مرزا صاحب کے الفاظ سامنے رکھیں۔ اور مبارک احمد کا نابالغی میں مرجانا بھی ملحوظ رکھیں تو اس نتیجے پر صاف پہنچیں گے کہ یہ پیشگوئی سرے سے غلط ہوئی ہے۔ نہ ان اوصاف کا موصوف کوئی لڑکا مرزا صاحب کے ہاں پیدا ہوا نہ زندہ رہا۔ اس لئے وہ بصد حسرت وافسوس یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری

اگست ۱۹۴۴ء۔ رمضان شریف ۱۳۶۳ھ

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تحفہ احمدیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ خاتم النبیین ۔ امابعد!

اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز رہنما حضرت مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ کے سوانح نگار حضرت مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ و حضرت مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری نے آپ کی رد قادیانیت تصانیف کے ضمن میں ایک رسالہ تحفہ احمدیہ کا ذکر کیا ہے۔ مولانا عبدالمجیدؒ نے تحفہ مرزائیہ کا بھی علیحدہ تذکرہ کیا ہے۔ دونوں ایک ہیں یا علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ذیل کی لائبریریوں میں تلاش کیا۔ پیر جھنڈیر لائبریری' پیر بدیع الدین شاہ لائبریری' مولانا عطاء اللہ حنیف کی لائبریری شیش محل لاہور' مبارک مسجد لائبریری ریلوے روڈ لاہور' بیت الحکمۃ مولانا پروفیسر عبدالجبار شاکر لائبریری حبیب پارک منصورہ لاہور' مولانا اسحٰق بھٹی مدظلہ لائبریری' مولانا مختار عالم حق' مکتبہ سلفیہ شیش محل' مولانا عبدالرحمٰن مدنی لائبریری' مولانا محمد داؤد ارشد نارنگ منڈی' مولانا امر تسری مرحوم کے پڑپوتے عرفان اللہ ثنائی' مولانا میر ابراہیمؒ سیالکوٹی لائبریری' پنجاب یونیورسٹی لائبریری' اورنٹیئل کالج لاہور لائبریری' پنجاب پبلک لائبریری' عجائب گھر لائبریری' مدرسہ نعمانیہ لاہور لائبریری' جناب ضیاء اللہ کھوکھر گوجرانوالہ کی لائبریری' مولانا محمد ابراہیم واسو منڈی بہاؤالدین لائبریری' بخاری لائبریری مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر اور دیگر بہت سی لائبریریوں سے اس رسالہ کو تلاش کیا مگر دستیاب نہ ہوا۔

(۱)...... مولانا ثناء اللہ مرحوم کے اخبار اہل حدیث کی تقریباً بیس جلدوں کے ایک ایک ورق سے تلاش کیا۔ صرف ایک جگہ اس کا اشتہار ملا اور لطف یہ کہ جو اشتہار و اعلان کی عبارت ہے وہی سوانح نگار حضرات نے اس رسالہ کے تعارف کے لئے نقل کر دی۔ جس کا معنی یہ ہے کہ رسالہ کا تعارف انہوں نے بھی رسالہ اہل حدیث سے لیا اصل مطبوعہ رسالہ سوانح نگار کو بھی میسر نہیں آیا۔ (۲)...... اخبار اہل حدیث امر تسر کی جن جلدوں تک ہماری رسائی ہوئی مولانا مرحوم کے ان رسائل رد قادیانیت کی سینکڑوں بار فہرست شائع ہوئی مگر کہیں تحفہ احمدیہ کا ذکر تک نہیں۔ (۳)...... نہ معلوم یہ کس کا رسالہ ہے۔ اس لئے کہ اشتہار میں بھی تصریح نہیں کہ یہ رسالہ مولانا

مرحوم کا ہے۔(۴)......اس کے شائع ہونے کا اشتہار ہے۔وہ شائع بھی ہوا یا نہیں۔(۵)......اس رسالہ کا جو تعارف لکھا گیا وہ تعریف مولانا مرحوم کے دور سائل عقائد مرزا اور نکاح مرزا پر صادق آتی ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے ان رسائل کو علیحدہ علیحدہ شائع کیا ہو پھر ایک رسالہ میں دونوں کو یکجا تحفہ احمدیہ کے نام سے شائع کرنا چاہتے ہوں۔(یا شائع کیا ہو) یہ تمام احتمالات رسالہ کے نہ ملنے پر پیدا ہوئے۔اب تلاش بسیار کے بعد اس کی عدم دستیابی پر خود تذبذب کا شکار ہو گیا ہوں کہ کہیں اگر یہ رسالہ شائع ہوتا تو جیسے مولانا امرتسریؒ کی عادت تھی کہ وہ اپنے رسائل کو پہلے مضامین کی شکل میں شائع کر دیتے تھے کسی رسالہ میں اس کی کوئی قسط تو ملتی ؟۔وہ بھی نہیں ملی۔الحمدللہ احتساب قادیانیت کی گزشتہ سات جلدوں تک کسی بھی بزرگ کا کوئی رسالہ جس کی نشاندہی ہوئی اور وہ ہمیں نہ ملا ہو اس کی مثال نہیں۔یہ پہلی شکست وہزیمت ہے جس کا اس جلد میں سامنا کرنا پڑا۔غالب خیال یہی ہے کہ اس نام کا رسالہ ہوتا تو کہیں سے میسر آجاتا مگر نہیں مل سکا۔اس پریشانی میں قارئین سے استدعا ہے کہ ہمارے عجز واعتراف ناکامی کے گواہ رہیں۔کہیں کسی دوست کو میسر آجائے تو فوٹو مہیا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔مل جانے کی صورت میں اسے کسی دوسری جلد میں شائع کر کے اپنے ضمیر کے بوجھ کو ہلکا کریں گے۔ وماذالك على الله بعزيز! تاہم ۱۳جنوری ۱۹۳۳ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک صفحہ کا اشتہار اسی عنوان کا ملا۔سو وہ پیش خدمت ہے۔چلو سب کچھ نہ ہونے سے کچھ ہو جانا بہتر ہے۔ فقیر اللہ وسایا/ ۷ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ

تحفہ احمدیہ!

(یہ مطبوعہ اشتہار بتقریب سالانہ جلسہ قادیان لاہور کے مرزائی جلسوں میں ہزارہا کی تعداد میں تقسیم کیا گیا)

احمدیہ جماعت کے سوچنے کے لئے ایک ضروری بات

اعیان احمدیہ!ہم جانتے ہیں کہ آپ لوگ جو مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ کسی دنیاوی بادشاہ کا حکم ہے بلکہ اس لئے ان کو مسیح موعود مانتے ہیں کہ (بخیال آپ کے)رسول ﷺ نے جس مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی مرزا غلام احمد قادیانی اس کے مصداق ہیں۔چونکہ آپ محض رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔

اس لئے ہم آپ کو لوگوں کو ایک مختصر سی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ امید ہے اس بات پر دل سے غور فرمائیں گے : صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے : ”عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً اومعتمراً او لیثنینهما. ص٤٠٨ ج١“ یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح موعود مقام فج الروحاء (مکہ مدینہ کے درمیان) سے حج اور عمرہ کا احرام باندھ کر دونوں فعل ادا کریں گے۔

یہ حدیث صاف اور صریح طور پر بتارہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بڑی بھاری نشانی حج کرنا ہے۔ حج بھی اس تفصیل سے کہ فج الروحاء سے احرام باندھیں گے۔ مقام مسرت ہے کہ اس حدیث کو مرزا قادیانی نے رد نہیں کیا بلکہ اپنے حق میں لیا ہے۔ لے کر فرمایا ہے کہ ہم حج ضرور کریں گے۔ کب کریں گے ؟۔ اس کا جواب دیا ہے کہ جب ہم دجال کو مسلمان کر کے فارغ ہوں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں : ”ہمارا حج تو اس وقت ہو گا جب دجال (پادری لوگ) بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہو گا۔“ (ایام الصلح اردو ص ١٦٧ ‘خزائن ج ١٤ ص ٤١٦)

اس بیان میں مرزا قادیانی نے اس حدیث کے ماتحت تسلیم کیا ہے کہ مسیح موعود کو حج کرنا ضروری ہے۔ مگر بوجہ عدم فرصت فراغت تک اس کو ملتوی رکھا ہے۔ پس حدیث نبوی اور کلام مرزا قادیانی سے بالاتفاق ثابت ہوا کہ حسب فرمودہ رسالت ﷺ پناہ ضروری ہے کہ مسیح موعود حج ضرور کرے گا۔ اس کے حج میں کوئی چیز روک نہ ہو گی۔ دجال مسلمان ہو یا نہ ہو حج ضرور ہو گا۔

احمدی دوستو! للہ غور کرو کہ اتنی بڑی واضح نشانی جس کو رسول پاک ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی۔ یعنی آپ (مرزا قادیانی) نے فج الروحاء کے مقام سے احرام باندھ کر حج نہیں کیا۔ بلکہ کیا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ انتقال کر گئے۔ پھر وہ مسیح موعود کیسے ہوئے ؟۔ ہم جانتے ہیں کہ احمدی ارکان آپ کو اس حدیث کی تاویل بہت کچھ سکھائیں گے۔ لیکن ہم اس تاویل کے جواب میں آپ کو مرزا قادیانی کے کلام پر توجہ دلاتے ہیں جو اوپر نقل ہوا۔

پس دوستو! میدان محشر کو یاد کر کے ہمارے معروضہ کو پڑھو اور حق وباطل میں تمیز کرو :

بر رسولاں باغ باشد وبس

مشتہر : سیکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اخبار اہل حدیث پنجاب امرتسر